سوال

(378) دوسری جماعت کرانے کا حکم

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جب پہلی جماعت امام کرادے تو کیا دوسری جماعت ہو سکتی ہے اور امام بلند آواز میں قرأت کر سکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

تکرارِ جماعت کا جواز ہے۔ حدیثِ متصدق متعدد طرق سے مروی ہے فرمایا:

'اَلَا رَجُلٌ یَتَصَدَّقُ عَلٰی ہٰذَا فَیُصَلِّی مَعَهٗ'

رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اکیلے نماز پڑھتے دیکھا، تو فرمایا: کہ کیا کوئی شخص اس کو صدقہ نہیں دیتا۔ امام ابوداؤد اور ترمذی وغیرہ نے اپنی ''سنن'' میں حدیثِ ہذا پر تعددِ جماعت کے جواز کے ابواب قائم کیے ہیں اور صحیح بخاری کے عنوان ''باب فضل جماعة'' میں ہے۔

'وَجَاءَ أَنَسٌ إِلٰی مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّیَ فِیهِ فَأَذَّنَ، وَأَقَامَ، وَصَلّٰی جَمَاعَةً'

یعنی ''حضرت انس ایک مسجد میں آئے وہاں جماعت ہو چکی تھی۔ انھوں نے اذان اور اقامت کہہ کر باجماعت نماز پڑھی۔''

باقی نماز کی جہری یا سری قرأت کا انحصار موجود نماز کی کیفیت پر موقوف ہے۔ ظاہر ہے کہ جہری نماز میں قرأت با آواز بلند ہوگی اور سری میں آہستہ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 342